عرفان شریعت
کامل سہ حصص
مؤلفہ مجدد مایۃ حاضرہ حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ لائل پور
ڈجکوٹ روڈ

مَن یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیرًا یُفَقِّہہُ فِی الدِّین

الحمد للہ

کہ مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ متضمن نکات لطیفہ

مخزن اسرار عجیبہ

یعنی

بعض فتاوے حضور پرنور اعلحضرت مجدد ملتہ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مُسمّٰی بہ

عرفان شریعت

حصہ اول و دوم و سوم

جنکو مولوی محمد عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری نے جمع کیا

الناشر سُنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

قیمت ۲/۵۰

یہ مخزن ہیں .... ساتھ گیا۔

آپ جس کتاب کا ایک دفعہ مطالعہ فرما لیتے اس کے الفاظ و مضمون بمعہ صفحہ و سطر حفظ ہو جاتا حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی نے خطبہ صدارت میں ارشاد فرمایا یہ چیز بعد پیش آتی تھی کہ تکمیل جواب کے لئے جزئیات فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے تو عرض کرتے تو آپ ان کو اسی وقت فرما دیتے کہ فلاں فلاں فتاوی کی جلد فلاں کے صفحہ فلاں کی سطر فلاں میں ان لفظوں کے ساتھ جزئیہ موجود ہے۔ جب آپ کی بتائی ہوئی کتب میں دیکھتے تو عبارت صفحہ سطر بالکل درست ہوتا نیز فرمایا مجھے اپنی شرارت یاد ہے کہ جان بوجھ کر اپنے جانے بوجھے جزئیات فقہ کو دریافت کرتا تو اعلیحضرت مسکرا کر بتا دیتے اور مزید حوالے عطا فرماتے تمام صفحہ سطر و عبارت نوٹ کر لیتا کہ شاید کہیں صفحہ یا سطر یا عبارت کی یا نقطہ نقطہ کی بھول ہو جائے مگر یہ میری شریرانہ خواہش ہمیشہ ناکام رہی۔ نیز جیسے آپ ظاہری علمی سلطنت میں کمال حاصل کر چکے تھے اسی طرح آپ روحانی حکومت کے بھی بادشاہ تھے۔ آپ اور آپ کے والد صاحب جب سیدنا آل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہم کی خدمت میں بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا تشریف لائیے ہم تو کئی روز سے انتظار کر رہے ہیں۔ اور ان دونوں کو بیعت کر کے خلافت سے سرفراز فرمایا لوگوں نے تعجب کیا کہ آپ تو پہلے بہت مجاہدے اور ریاضتیں اور چلے کرواتے ہیں اور پھر خلافت دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا لوگ دل میلا کچیلا لاتے ہیں اور انہیں مجاہدے کی ضرورت ہے مگر یہ شفاف دل لے کر آئے ہیں اور انہیں صرف نسبت کی ضرورت تھی جو بیعت ہوتے ہی قائم ہوگئی اور تم احمد رضا کو کیا جانو مجھے پہلے اس بات کا فکر رہتا تھا کہ اگر خدا تعالی نے پوچھے گا کہ اے آل احمد میرے پاس کیا لائے ہو تو کیا جواب دوں گا مگر اب یہ فکر بھی دور ہو گیا۔ اگر اللہ پوچھے گا تو میں احمد رضا کی ذات پیش کر دوں گا۔ حضرت میاں بشیر محمد صاحب شرقپوری کو خواب میں حضور غوث پاک کی زیارت ہوئی میاں صاحب نے عرض کیا حضور اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے ارشاد فرمایا بریلی میں احمد رضا۔ بیداری کے بعد حضرت میاں صاحب جلوہ آرائے بریلی ہوئے اور حضور اعلیحضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے واپس آکر فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک پردہ سے پیچھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام بتاتے ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔

حضرت ابو المحامد سید محمد کچھوچھوی تحصیل ناگپور فرماتے ہیں میں اپنے مکان پر تھا اور بریلی شریف کے حالات سے بے خبر تھا میرے حضور شیخ المشائخ قدس سرہ العزیز وضو فرما رہے تھے کہ یکبارگی رونے لگے یہ بات کسی کی سمجھ میں نہ آئی

لکھ کر کسی کیڑے نے کاٹ لیا ہے میں آگے بڑھا تو فرمایا کہ بیٹا میں فرشتوں کے کاندھے پر قطب الارشاد کا جنازہ دیکھ کر رو پڑا اس کے چند گھنٹے کے بعد بریلی سے آیا ہوا اعلحضرت کی وفات کا تار ملا تو ہمارے گھر میں کہرام پڑ گیا نیز اسی طرح ایک شامی بزرگ دہلی سے تشریف لائے بڑی شان و شوکت کے بزرگ تھے طبیعت میں بڑی بے نیازی تھی مسلمان جسطرح عربوں کی خدمت کیا کرتے تھے اسی طرح ان کی خدمت میں بھی نذرانہ پیش کرتے تھے۔ مگر وہ قبول نہ فرماتے تھے اور فرماتے تھے بفضلہ تعالےٰ میں فارغ البال ہوں مجھے ضرورت نہیں ان کے استغنا اور طویل سفر سے تعجب ہوا عرض کیا حضرت یہاں تشریف لانے کا سبب کیا ہے۔ فرمایا مقصد تو بڑا زرین تھا لیکن حاصل نہ ہوا جسکا افسوس ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ۲۵ر صفر ۱۳۴۰ھ کو مجھے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ دیکھا کہ آپ جلوہ افروز ہیں اور صحابہ کرام بھی حاضر ہیں لیکن مجلس پر ایک سکوت طاری ہے قرینہ سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی کا انتظار [illegible] میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا فداک ابی وامی کس کا انتظار ہے فرمایا احمد رضا کا انتظار ہے میں نے عرض کیا احمد رضا کون ہیں فرمایا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں بیداری کے بعد میں نے تحقیق کی معلوم ہوا مولانا احمد رضا خاں صاحب بڑے ہی جلیل القدر عالم ہیں اور بقید حیات ہیں مجھے مولانا کی زیارت کا شوق ہوا میں ہندوستان آیا اور بریلی پہنچا تو معلوم ہوا کہ ان کا اسی ۲۵ر صفر کی تاریخ کو انتقال ہو گیا میں طویل سفر صرف ان کی ملاقات کے لئے ہی کیا تھا لیکن افسوس کہ ملاقات نہ ہو سکی ان تمام واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اللہ کے حبیب کے محبوب تھے۔

الفقیر ابو المنصور محمد صادق قادری رضوی غفرلہٗ